39054-شہر میں رہنے والے سب لوگوں پر نماز جمعہ کی ادائیگی لازم ہے چاہے وہ اذان نہ بھی سنے

سوال

میں جس شہر میں رہائش پذیر ہوں، اگر مسجد دور ہونے کی بنا پر اذان نہ سنوں تو کیا مجھ پر نماز جمعہ اور نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

نماز جمعہ ایک اسلامی شعار، اوراس کے عظیم فرائض میں سے ہے، اس کے ترک کرنے کے لیے بہت شدید وعید آئی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے حقارت کی بنا پر مسلسل تین جمعہ ترک کر دیے اللہ تعالی اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتا ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (1052) سنن نسائی حدیث نمبر (1126) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا ہر استطاعت رکھنے اور اذان سننے والے مسلمان پر واجب ہے، اس کے وجوب میں بہت سے دلائل ہیں، جو آپ کو سوال نمبر (120) کے جواب میں ملیں گے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

اذان سننے سے مقصود اور مراد یہ ہے کہ : انسان عام اور معتاد آواز میں لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان سنے، اور مؤذن بلند آواز سے اذان دے رہا ہو، اور فضاء میں سکون اور خاموشی ہو، اور سماعت میں کوئی مانع چیز نہ پائی جائے، اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21969) اور (20655) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یہ تو نماز پنجگانہ باجماعت کے متعلق تھا، اور نماز جمعہ کی حالت اس کے علاوہ ہے، فقہاء کرام کہتے ہیں :

شہر یا بستی جہاں نماز جمعہ کی ادائیگی ہوتی ہو وہاں موجود ہر شخص پر نماز جمعہ کی ادائیگی واجب ہے، چاہے وہ اذان سنے یا نہ سنے، یہ متفق علیہ مسئلہ ہے جس کا بیان آگے آ رہا ہے.

اور جو شہر یا بستی سے باہر ہو اور ان کے ہاں نماز جمعہ نہ ہوتا ہو تو اس میں اختلاف ہے :

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ : اگر وہ شہر یا بستی کی نماز جمعہ کے لیے دی گئی اذان اذان سنتے ہوں تو ان پر نماز جمعہ کی ادائیگی لازم ہے، اور اگر نہیں سنتے تو لازم نہیں، شافعیہ کا مسلک یہی ہے، اور محمد بن حسن رحمہ اللہ کا یہی قول ہے، اور احناف کے ہاں اسی کا فتوی ہے.

اور کچھ فقہاء کہتے ہیں : اگر ان کے اور نماز جمعہ کی ادائیگی والی جگہ کے مابین ایک فرسخ سے زیادہ یعنی تین میل کی مسافت ہو تو ان پر نماز جمعہ لازم نہیں، اور اگر ایک فرسخ یا اس سے کم مسافت ہو ان پر نماز جمعہ لازم ہے، مالکیہ، اور حنابلہ کا مسلک یہی ہے.

اور بعض فقہاء کہتے ہیں : جو شخص نماز جمعہ کے لیے جائے اور رات سے قبل واپس آجائے اس پر نماز جمعہ واجب ہے، اسے ابن منذر نے ابن عمر، انس اور ابو ہریرہ اور معاویہ، حسن، رضی اللہ تعالی عنھم، اور نافع مولی ابن عمر، عکرمہ، عطاء، حکم، اوزاعی، ابو ثور رحمھم اللہ سے بیان کیا ہے.

ہم نے شہر یا بستی سے باہر والے کی حکم کی تنبیہ اس لیے کی ہے کہ بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ اختلاف شہر میں بسنے والوں کے متعلق ہے، اور یہ گمان صحیح نہیں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

امام شافعی اوران کے اصحاب کا کہنا ہے : جب شہر میں چالیس یا اس سے زیادہ اہل کمال ہوں تو اس میں موجود ہر شخص پر نماز جمعہ واجب ہے اگرچہ شہر کا علاقہ کئی فرسخ پر محیط ہو، اور چاہے اذان سنے یا نہ سنے، یہ متفق علیہ ہے. انتہی

ماخوذاز : المجموع (353/4).

المرداوی نے "الانصاف" میں کہتے ہیں :

فرسخ کے اندازے، یا اذان سننے کے امکان یا سنائی دیے جانے، یا ان کا اسی دن وہاں جاکر واپس آنے میں محل خلاف یہ ہے کہ : یہ بستی میں مقیم ان لوگوں کے متعلق ہے جن کی تعداد جمعہ میں شرط تک نہ پہنچے، یا پھر جو خیمے وغیرہ میں مقیم ہیں، یا جو قصر کی مسافت سے کم سفر والے مسافر ہیں، توان اوراس طرح کے دوسرے لوگوں میں محل خلاف ہے.

لیکن جو اس شہر میں مقیم ہیں جہاں نماز جمعہ ہوتا ہے اس پر جمعہ لازم ہے، چاہے اس کے اور جمعہ والی جگہ کے مابین کئی فرسخ کی مسافت ہو چاہے وہ اذان سنے یا نہ سنے، چاہے اس کی آبادی متصل ہو یا کٹی ہوئی، جب اس کا نام ایک ہی ہو. انتہی

درج ذیل کتابوں کا بھی مطالعہ کیا جائے :

مجمع الانھر (169/1) حاشیۃ العدوی علی شرح الرسالۃ (376/1) کشاف القناع (22/2).

حاصل یہ ہوا کہ :

شہر یا بستی میں مقیم شخص پر نماز جمعہ واجب ہے، چاہے وہ اذان سنے یا نہ سنے، اس میں کوئی اختلاف نہیں.

لیکن شہر کے مفہوم کی تحدید میں اختلاف پایا جاتا ہے، کہ اگر وہ ایک دوسرے سے دور ہو اور کٹ جائے کہ اس کے درمیان کھیت وغیرہ آجائیں تو بعض علماء کرام کا کہنا ہے :

اگر کٹ جائے اوراس کے درمیان کھیت آجائیں تو ہر محلہ گویا ایک مستقل شہر ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ یہ قول بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں :

"لیکن صحیح یہ ہے کہ جب اس کا نام ایک ہی ہو تو وہ ایک ہی شہر شمار ہوگا، چاہے یہ شہر وسیع ہو جائے اوراس کے دونوں کناروں کے مابین کئی میل یا فرسخ کا فاصلہ ہو، تو وہ ایک ہی وطن ہوگا، اس کے مشرقی کنارے پر بھی جمعہ اسی طرح لازم ہے جس طرح مغربی کنارے پر، اوراسی طرح شمال اور جنوب میں، کیونکہ وہ ایک ہی شہر ہے" انتہی

ماخوذاز : الشرح الممتع (17/5).

واللہ اعلم.